پاکستان میں موجودہ مخطوطات کی ایک جامع فہرست کی تیاری

عارف نوشاہی☆

ماہرین مخطوطات کی اس مجلس کے انعقاد سے میں جو مسرت محسوس کر رہا ہوں اس کا اظہار میرے لیے اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ دراصل اس مجلس کی تشکیل میری اس خواہش کی تکمیل ہے جو میں برسوں سے اپنے دل میں پال رہا تھا اور یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں سالوں سے آنکھوں میں بسائے ہوا تھا۔ اگرچہ حکمائے اخلاق نے "طول امل" کو اچھا نہیں سمجھا مگر کیا کیا جائے کہ ہمارے ہاں عمل اتنا طول کھینچتا ہے کہ "طول امل" کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ میں کوئی ۱۹۷۲ء سے کسی حد تک مخطوطات سے ہی وابستہ ہوں۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ گذشتہ پچیس سالوں میں پاکستان میں خاص مخطوطات کے مسائل پر بین الاقوامی تو کیا قومی سطح پر بھی کوئی اجتماع منعقد ہوا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس مجلس کے انعقاد کو اپنے خوابوں اور خواہشوں کی تعبیر کہا ہے۔ میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی اس سعی جمیل کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہوں اور دلی مسرت کے ساتھ تمام منتظمین کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

مجھے نہیں معلوم کہ اس مجلس کے داعی شعبہ تحقیق التراث کی حیثیت کیا ہے؟ کیا ہم اسے ایک "طبی بورڈ" سمجھ لیں جس نے مریض کا معائنہ تو کرلیا اور مرض کی تشخیص بھی کر دی اور اپنے فریضہ سے سبکدوش ہو گیا۔ یا اس مرض کا مداوا کرنا یا کروانا بھی اس کے اختیار میں ہے۔ میرے خیال میں یہی مرحلہ سب سے اہم ہے۔ اس مجلس میں ماہرین مخطوطات اور محققین شریک ہیں' وہ سبھی مریض کی بیماری کو سمجھتے ہیں اور خود شعبہ تحقیق التراث نے شرکاء کو جو دعوت نامہ بھیجا تھا اس کا مضمون بھی بتا رہا تھا کہ اصل مسئلہ بیماری کی تشخیص نہیں کہ وہ تو ہو چکی' بلکہ اس کا تدارک ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ ادارہ تحقیقات اسلامی اس ورکشاپ کی سفارشات کو حتمی شکل دے کر حکومت پاکستان تک پہنچائے گا اور ان پر عمل درآمد کی کوشش کرے گا۔

☆ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان' اسلام آباد

شعبہ تحقیق التراث نے اپنے دعوت نامے میں اس ورکشاپ کے لئے جن موضوعات پر اظہار رائے کی دعوت دی ہے وہ سبھی میرے لیے اس قدر دلچسپی کے حامل ہیں کہ مجھے مشکل پیش آ رہی ہے کہ میں کس کس موضوع پر اپنی معروضات پیش کروں۔ بہرحال میں نے "پاکستان میں موجود مخطوطات کی ایک جامع فہرست کی تیاری" کا موضوع چنا ہے۔

سبھی جانتے ہیں کہ قوموں کا وقار ان کی تہذیبی روایات سے وابستہ ہوتا ہے۔ ان تہذیبی روایات میں "تحریری روایت" کی قدروقیمت اور اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ یہ "تحریری روایت" دراصل وہی کتابیں ہیں جو ہمارے آباء نے لکھ کر "اسلامی تمدن" کی تشکیل و تعمیم میں اہم کردار ادا کیا۔ مشرق و مغرب کی موجودہ مدنیات پر اسلامی تہذیب کے جو اثرات و احسانات ہیں وہ انہیں کتابوں کے مرہون ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں پچاس لاکھ اسلامی مخطوطات موجود ہیں۔ اس سے اسلامی علوم و فنون و تہذیب و ثقافت کی وسعت اور عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہم اس علمی ورثے سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کس طرح اس کو اجاگر کر کے اپنی تہذیب کی تابناکی میں اضافہ کر سکتے ہیں؟ اس کے لئے پہلا قدم یقیناً ان مخطوطات کی فہرست نویسی ہے۔

دنیا بھر میں مشرقی زبانوں میں مخطوطات کی جامع فہارس کی تدوین الگ الگ انداز میں بیسویں صدی کے نصف اول سے ہو رہی ہے۔ فارسی کتابوں کے لئے چارلس استوری(۱) اور عربی کتابوں کے لئے کارل بروکلمان(۲) اور فواد سزگین(۳) نے تاریخی تطور یا موضوعی ترتیب کے ساتھ ادب کی جو تاریخیں لکھی ہیں وہ مخطوطات کی جامع فہرست کا نقش اول کہی جا سکتی ہیں۔ بعد میں اس کام نے تخصیصی صورت اختیار کر لی اور خالصتاً فہرستی انداز میں کام ہونے لگا۔ مشرق و مغرب میں کئی ادارے اور افراد نہایت جانفشانی اور حوصلے کے ساتھ فہرست نویسی میں مصروف ہیں اور آئے دن ہمیں ان کے کارناموں کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔(۴)

پاکستان میں موجود مخطوطات کی جامع فہرست کی تدوین کا خیال اور عزم کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اسلام آباد میں قائم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان نے ۱۹۷۱ء میں ایک جامع منصوبے کے تحت یہ کام شروع کیا تھا اور ملک کے کونے کونے میں اپنے مامور فہرست نویسوں کو بھیج کر متعدد سرکاری، نیم سرکاری، خانقاہی، مدارسی اور نجی کتب خانوں میں موجود عربی، فارسی، اردو، اور علاقائی زبانوں کے مخطوطات کی فہرستیں تیار کروائی تھیں۔ ان میں سے فارسی مخطوطات کی جامع

فہرست احمد منزوی نے موضوعی ترتیب کے ساتھ مرتب کی جس کی اب تک چودہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں(۵) اور بقیہ جلدوں پر کام ہو رہا ہے۔ ایرانی فہرست نگار محمود فاضل یزدی مطلق نے پاکستان میں عربی مخطوطات کی ایک مختصر فہرست ایران سے شائع کی ہے(۶) جو صرف پندرہ کتب خانوں کے ۱۰۷ نسخوں کے مجمل تعارف پر مبنی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے متقاعد محقق ڈاکٹر احمد خان نے پاکستان میں عربی مخطوطات کے جامع فہرست مرتب کی ہے جو بیرون ملک زیر طبع ہے۔

اردو مخطوطات کے سلسلے میں نامور محقق مشفق خواجہ نے منصوبہ تیار کیا تھا کہ پاکستان کے مختلف سرکاری، غیرسرکاری، اور ذاتی کتب خانوں میں بکھرے ہوئے مخطوطات کی وضاحتی فہرست تیار کی جائے گی۔ چنانچہ ۱۹۷۹ء میں انہوں نے اس سلسلے کی پہلی جلد شائع کی گی۔(۷) جس میں کراچی کے مختلف کتب خانوں کے دو سو نسخوں کا تفصیلی اور توضیحی جائزہ پیش کیا۔

پنجابی زبان کے محقق اور ماہر کتابیات ڈاکٹر شہباز ملک نے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے قیام کے سو سالہ جشن کے موقع پر یونیورسٹی اور ینٹل کالج کے شعبۂ پنجابی کے تحقیقی ششماہی رسالے "کھوج" کا قلمی نسخہ نمبر نکالا(۸)۔ اس شمارے میں بارہ علیحدہ علیحدہ مقالات کے ذریعے پاکستان کے مختلف سرکاری، غیرسرکاری اور نجی کتب خانوں میں پنجابی زبان کے ۱۸۹۵ نسخوں کا مجمل تعارف کتابوں کے نام کی الفبائی ترتیب کے مطابق درج ہوا ہے۔

پاکستان میں موجود مخطوطات کی جامع فہرست نویسی کے سلسلے میں میری معلومات کے مطابق اب تک یہی کام ہوا ہے۔ اس مفید کام کو آگے کس طرح جاری رکھا جائے؟ اس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

میرے خیال میں سب سے پہلے پاکستان میں ایک ادارہ ایسا ہونا چاہیے جو اس کام کا داعی ہو تاکہ سارے امور ایک جگہ متمرکز اور مجتمع ہوں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ حکومت پاکستان ایک قومی ادارہ "مرکز مخطوطات پاکستان" کے نام سے قائم کر دے۔ جو پاکستان میں مخطوطات سے متعلق تمام امور انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ یعنی:

الف پاکستان میں مخطوطات کے ذخائر کی نشان دہی،

ب مرکز مخطوطات کے لئے مخطوطات حاصل اور محفوظ کرنا،

ج مرکز کے اپنے ذخیرہ مخطوطات اور ملک کے دیگر ذخائر مخطوطات کی الگ

الگ فہرستیں تیار کرنا اور بعد میں ایک جامع فہرست کی تیاری،

د مرکز میں مخطوطات سے متعلق موضوعات پر مطبوعہ کتب جمع کرنا،

ھ اہم مخطوطات کی مائیکرو فلمیں تیار کرنا،

و مخطوطات سے متعلقہ مسائل و مباحث پر مشتمل علمی مجلّے کا اجراء۔

غرض وہ تمام کام جن کا تعلق مخطوطات سے ہو سکتا ہے اس مرکز کو تفویض کر دیے جائیں۔ غیر ممالک میں حکومتی یا ذاتی سرمائے سے مخطوطات سے متعلق ایسے اختصاصی مراکز قائم ہیں اور نہایت مفید کام انجام دے رہے ہیں۔ لندن میں ذاتی سرمائے سے قائم موسسہ الفرقان للتراث اسلامی کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ حکومتِ ایران کی وزارت ارشاد و فرہنگ اسلامی نے دنیا بھر میں موجود اسلامی مخطوطات کی جامع فہرست مرتب کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے(۹) یہ منصوبہ اگلے پانچ سال تک مکمل ہو جائے گا اور کتابی صورت کے علاوہ سافٹ ویئر پر بھی دستیاب ہو گا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ باقی دنیا میں سنجیدگی کے ساتھ مخطوطات سے اعتنا پایا جاتا ہے اور ہمیں سوچنا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟

پاکستان میں موجود مخطوطات کی جامع فہرست تیار کرنے کی عملی صورت یہ ہے کہ پہلے مرحلے میں صرف طبع شدہ فہرستوں سے مدد لی جائے(۱۰) اور ہر زبان کی الگ الگ فہرست مرتب کی جائے۔ متعلقہ زبان و ادب پر اشراف رکھنے والا محقق جو نسخہ شناس بھی ہو، ہر جلد کی تدوین کی نگرانی کرے۔ ہر جلد موضوعی ترتیب سے مرتب کی جائے جس میں نسخوں کا اندراج تاریخ کتابت اور قدامت کے اعتبار سے ہونا چاہیے۔

دوسرے مرحلے میں ان مخطوطات اور کتب خانوں کی طرف توجہ دی جائے جن کی فہرستیں ابھی تک تیار نہیں کی گئیں۔ فہرستوں کی تیاری کے لئے دو راستے اختیار کیے جا سکتے ہیں۔ پہلا یہ کہ جو ادارہ اس منصوبے کا اجراء کر رہا ہے اپنے فہرست نویسوں کو کتب خانوں میں بھیجے اور فہرستیں تیار کروائے۔ دوسرا رستہ یہ ہے کہ ملک کی مختلف جامعات میں قائم زبانوں کے شعبے ایم۔اے کی سطح پر جو امتحانی مقالے تیار کرواتے ہیں ان میں مخطوطات کی فہرست نویسی کو شامل کریں۔ ان مقالوں کا ایک نسخہ مجوزہ ادارہ حاصل کرے اور مصنف اور جامعہ کی اجازت سے اسے استعمال کرے۔ جامعات میں اس طرح امتحانی مقالے تیار کرنے کی روایت پہلے سے موجود ہے(۱۱) مگر جامع فہرست کی تیاری کے لئے مزید انصرام و اہتمام کی ضرورت ہے۔

مخطوطات کے بارے میں تمام تر مایوس کن صورت حال کے باوجود میں پاکستان میں موجود مخطوطات کی جامع فہرست کی تیاری کے سلسلے میں مایوس نہیں ہوں اور اسے مشکل کام نہیں سمجھتا۔ ضرورت اس امر کی ہے ملک کا کوئی ایک علمی ادارہ اپنے محدود وسائل کے ساتھ بسم اللہ کرے اور اس منصوبے کو اپنے ہاتھ میں لے' دردمند علم دوست احباب اپنے تعاون سے اسے مایوس نہیں کریں گے۔ اس وقت چند نام میرے ذہن میں آ رہے ہیں جن سے اس منصوبہ کی ترتیب اور تکمیل میں رائے یا مدد لی جا سکتی ہے۔

۱۔ مشفق خواجہ (کراچی)' برائے اردو مخطوطات
۲۔ ڈاکٹر احمد خان (اسلام آباد) برائے عربی مخطوطات
۳۔ ڈاکٹر شہباز ملک (لاہور) برائے پنجابی مخطوطات
۴۔ ڈاکٹر نواز علی شوق (کراچی) برائے سندھی مخطوطات
۵۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ (حیدر آباد) برائے عربی و سندھی مخطوطات
۶۔ عارف نوشاہی (اسلام آباد) برائے فارسی مخطوطات

یقیناً یہ نامکمل فہرست ہے۔ ملک کی دیگر علاقائی زبانوں کے ماہرین مخطوطات کو بھی اس میں شامل کرنا ہو گا۔

حواشی و حوالہ جات

1. Storey, C.A. Persian Literature, A Bio-bibliographical Survey, London, 1970-94, 5 Vols.
2. Brockelmann, C, Geschichte der Arabischen Literarur, Leiden, 1943-49 5, Vols.
3. Sezgin, F, Geschichte des Arabischen Schrifttums, Leiden, 1967-84, 9 Vols.

۴۔ دنیا بھر میں مخطوطات کی فہرست نویسی کا کام اس قدر پھیل چکا ہے کہ فہرستوں کی کتابیات بنانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اس نوعیت کی چند کتابیات کے نام یہ ہیں:

- ایرج افشار' کتاب شناسی فہرستھای نسخہ ھای خطی فارسی در کتابخانہ ھای دنیا' تہران' ۱۹۵۸ء
- شامل الشاھین' فہرس الفارس المطبوعۃ للمخطوطات العربیہ فی ترکیا (۱۲۴۱ھ - ۱۴۱۳ھ/ ۱۸۲۵م - ۱۹۹۲م) استنبول' ۱۹۹۳ء

- عارف نوشاہی، پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں (کتابیات)، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء
- عارف نوشاہی، بھارت میں مخطوطات کی فہرستیں، لاہور، ۱۹۸۸ء
- عارف نوشاہی، ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستیں، لاہور، ۱۹۹۵ء
- غلام حسین تسبیحی، نگرشی جامع برجہان کتا.شناسی ھای ایران، تبریز، ۱۹۸۶ء
- فواد سزگین، کتابخانہ ھا و مجموعہ ھای نسخہ ھای خطی عربی درجہان، ہمراہ باکتا.شناسی علوم قرآنی، حدیث، تاریخ نگاری، تاریخ فرہنگ و ادبیات، فقہ، کلام، تصوف، ترجمہ چنگیز پہلوان، تہران، ۱۳۶۶ش۔ سزگین نے اپنی کتاب Geschichte des Arabischen Schrifttums کی پہلی نو جلدوں میں جن کتب خانوں اور مخطوطات کی فہرستوں کا ذکر کیا ہے یہ اس کا فارسی ترجمہ ہے۔
- کورکیس عواد، فہارس المخطوطات العربیہ فی العالم، کویت، ۱۹۸۲ء
- مریم صدر الحفاظی (و) علی آقا بخشی، کتا.شناسی کتا.شناسیھا، تہران، ۱۹۹۳ء

۵۔ احمد منزوی، فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان، اسلام آباد، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۱۹۸۳۔۱۹۹۵، چودہ جلدیں۔

۶۔ محمود فاضل یزدی مطلق، فہرست منتخباتی از نسخہ ھای خطی عربی پانزدہ کتابخانہ در پاکستان، مشہد، دانشگاہ مشہد، ۱۳۷۰ش۔

۷۔ مشفق خواجہ، جائزہ مخطوطات اردو، لاہور، مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۹ء

۸۔ شہباز ملک، کھوج، لاہور، ۱۹۸۲، شمارہ ۸۔۹

۹۔ اس منصوبے کی تفصیل شائع ہو چکی ہے۔ دیکھئے: احمد مسجد جامعی، گزارشی از طرح فہرستگان مشترک دست نویس ھای اسلامی سراسر دنیا، آینہ پژوہش، قم، شمارہ ۳۵، دسمبر (۱۹۹۵) ۔ جنوری ۱۹۹۶، ص ۶۳۔۶۹۔

۱۰۔ ان فہرستوں کی نشان دہی ہو چکی ہے۔ ملاحظہ ہو: عارف نوشاہی، پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں (کتابیات)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء

۱۱۔ مثلاً یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے شعبہ اردو کے لئے محمد افضل ملک کا امتحانی مقالہ "فہرست مخطوطات اردو شاعری پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور" ۱۹۶۳ء

★★